42573 ـ عيسائيوں كے عقيده فدا كے متعلق ايك عيسائى سے بات چيت

سوال

مسلمان اس انكار پر كيوں مصر ہيں كہ مسيح عليہ السلام ہمارى خلاصى كروانے اور فدا ہو نے كے ليے آئے تھے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

نصارى كے ہاں عقيده فدا ايك اساس اور بنيادى عقيده كي حيثيت ركھتا ہے ان كا كہنا ہے كہ عيسى عليہ السلام كو سولى پر لٹكا ديا گيا، حتى كہ وہ سارے دين كي شرط ہى ركھتے ہيں كہ جب يہ عقيده صحيح نہ ہو، انگريز كارڈنل منيج اپنى كتاب " كہنوت الابدية " ميں كہتا ہے:

(اس حيرانگى والى بحث كي اہمت پوشيده نہيں ہے كيونكہ اگر واقعى حقيقتا مسيح عليہ السلام كى موت سولى پر نہيں ہوئى تو پھر چرچ كا عقيده اساسى طور پر ہى منہدم ہو جاتا ہے كيونكہ جب مسيح عليہ السلام كو موت سولى پر نہ آئى ہو نہ تو ذبيحہ اور نہ ہى نجات پائى جائے گى اور نہ ہى تثليث كا عقيده باقى رہے گا..... تو پولس اور اس كے حوارى اور سب چرچ يہ دعوى كرتے ہيں كہ جب مسيح عليہ السلام فوت نہيں ہوئے تو پھر قيامت بھى نہيں).

اور پولس كا يہ فيصلہ كہ (اگر مسيح عليہ السلام نہيں ہوئے تو پھر ہمارے يہ انجيل كے سارے درس اور وعظ كرنے باطل ہيں اور تمہارا يہ ايمان بھى باطل). ديكھيں: كورنثوس (1 / 14 ـ 15)

اور انہوں نے تثليث ميں جو خبط كر ركھا ہے اور اس كا جو مفہوم ہے اس كے مابين اور اس توحيد كے مابين جس كا فيصلہ عہد قديم نے كيا ہے كے مابين كس طرح موافقت قائم كريں گے.

اور اسى طرح سولى كے باره ميں جو تفصيلات ہيں اس ميں ان كى ديوانگى بھى اور عقيده فداء كےباره ميں اسے وہ اصل اور اس كي علت شمار كرتے ہيں. اس كى تفصيل كے ليے بھى سوال نمبر (12615) كا جواب ديكھيں.

ہم كہتے ہيں كہ ہر اس شخص كو جو اللہ تعالى كى طرف سے نازل كرده وحى كے نور سے دور ہٹے گا اسے اس طرح كى لازم ديوانگى اور خبط لاحق ہو گا اور اسے عقيده فداء ميں خبط لاحق ہو جائے گا .

تو كيا فداء ہونا سارى بشريت كے ليے خلاصى اور چھٹكارا ہے، جيسا كہ يوحنا كہتا ہے:

(نیك اور پاكباز یسوع مسیح علیہ السلام باپ كے ہاں سفارشی ہے اور وہ ہماری خطاؤں كا كفارہ ہے ہماری خطاؤں كا كفارہ ہی نہیں بلكہ سارے جہان كي خطاؤں كا بھی كفارہ ہے) دیكھیں: رسالۃ یوحنا الاولی (2 / 2)

یا یہ كہ وہ جو ایمان لائے اور اعتماد كرے اس كے ساتھ خاص ہے:

(جو ایمان لائے اور اعتماد كرے وہ چھٹكارا حاصل كرے گا اور جو ایمان نہیں ركھتا وہ پكڑا جائے گا) دیكھیں: مرقس (16 / 16).

مسیح علیہ السلام كي سیرت اور ان كے اقوال پر غور وفكر اور تدبر كرنے والا شخص پوری وضاحت اور روشنی كی طرح یہ دیكھے گا كہ مسیح علیہ السلام كي دعوت بنی اسرائیل كے لیے تھی اور اس نے اپنی دعوت و تبلیغ كے برسوں كے دوران اپنے شاگردوں كو بنی اسرائیل كے علاوہ كسي اور كو دعوت دینے سے منع كیا، تو اس بنا پر یہ ضروری اور واجب ہے كہ خلاصی اور چھٹكارا بھی انہیں كے ساتھ ہی خاص ہو، اور اس كنعانی عورت كے قصہ میں بھی ہم یہی دیكھتے ہیں جس نے انہیں یہ كہا تھا كہ :

(جناب اے ابن داود مجھ پر رحم كریں ، میری بیٹی بہت زیادہ مجنون اور پاگل ہے اور وہ ایك كلمہ بھی جواب نہیں دیتی، تو اس كے شاگرد اس كي طرف متوجہ ہوئے اور یہ كہتے ہوئے مطالبہ كرنے لگے: اس سے صرف نظر كریں كیونكہ یہ عورت ہمارے پیچھے چیختی پھرتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: میں تو صرف بنی اسرائیل كے گمراہ لوگوں كي طرف بھیجا گیا ہوں، لھذا وہ عورت آئي اور اس كو سجدہ كرتے ہوئے كہنے لگی جناب میری مدد كریں تو اس نے جواب دیا اور كہا: یہ كوئي اچھی بات نہیں كہ بچوں كی روٹی لیكر كتوں كے سامنے پھینك دی جائے) دیكھیں: انجیل متی (15 / 22 ـ 26).

تو مسیح علیہ السلام نے اس كنعانی عورت كي بیٹی كو شفایابی سے نہیں نوازا حالانكہ وہ اس كي قدرت ركھتے تھے، تو پھر وہ سب بشریت كي خلاصی كس طرح كروائیں گے؟

اور كیا یہ خلاصی اور چھٹكارا صرف آدم علیہ السلام كي پہلی غلطی سے ہے یا كہ ہماری سب خطاؤں كے لیے عام ہے؟

بلاشبہ كوئي ایك بھی كسی دوسرے كا گناہ نہیں اٹھاتا، اور نہ ہی اپنے آپ كو كسي پر فدا كرتا ہے جیسا كہ اللہ سبحانہ وتعالی كا بھی ارشاد ہے :

كوئي بھی بوجھ اٹھانے والا كسی دوسرے كا بوجھ نہیں اٹھائے گا اگر كوئي گراں بار دوسرے كو اپنا بوجھ اٹھانے كے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے كچھ بھی نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی كیوں نہ ہو، میں تو صرف انہی كو آگاہ كر سكتا ہوں غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں كي پابندی كرتے ہیں اور جو بھی پاك ہو جائے وہ

اپنے نفع کے لیے ہی پاك ہو گا اور اللہ تعالی ہی کی طرف لوٹنا ہے فاطر (18) .

اور تمہاری کتاب مقدس کی نصوص نے تو یہ مقرر کیا ہے کہ : (جو نفس غلطی اور خطا کرے گا وہی مرے گا بیٹا باپ گناہ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ ہی باپ بیٹے کا گناہ اٹھائے گا، نیك شخص كي نیکی اس پر ہے اور برے شخص كي برائی برے شخص پر ہی ہے) دیکھیں: حزقیال (18 / 20 ـ 21) .

لھذا کوئي موروثی غلطیاں اور خطائیں نہیں ہیں: (اگر میں نہ آیا ہوتا اور ان سے کلام نہ کی ہوتی تو ان پر کوئي خطا نہ ہوتی، لیکن اب ان کے لیے ان کي غلطیوں اور خطاؤں میں کوئی عذر نہیں ہے.. اگر میں نے ان کے سامنے وہ اعمال نہ کیے ہوتے جس طرح کے اعمال کسی نے بھی نہیں کیے تو ان کے لیے کوئي غلطی اور خطاء نہ ہوتی، لیکن اب انہوں نے دیکھ لیا ہے اور اس کے باوجود وہ مجھے ناراض کیا اور میرے والد کو بھی ناراض کیا ہے) یوحنا (15 / 22 ـ 24) .

اورجب وہاں کوئي غلطی اور خطا ہو چاہے وہ غلطی بندے نے کی ہو یا پھر وہ آدم علیہ السلام سے وارث بنا ہو یا اس کے علاوہ اپنے آباء اجداد میں سے (؟ !!) تو پھر یہ غلطی اور خطا توبہ سے کیوں نہ ختم ہوئی اور مٹی ؟ !

ایك توبہ کرنے والے سے آسمان والے اتنے خوش ہوتے ہیں جتنا کہ ایك چرواہا اپنے گمشدہ مینڈھے کے مل جانے پر ہو، اور ایك عورت اپنے گمشدہ درہم کے حاصل ہو جانے پر خوش ہو اور ایك باپ اپنے بھاگے ہوئے بیٹے کے گھر واپس آجانے پر خوش ہو .

(ایك خطاکار اور غلطی کرنے والے کي توبہ سے آسمان میں اسقدر خوشی ہوتی ہے جو ننانوے نیك اشخاص جنہیں توبہ کي ضرورت نہ ہو کی خوشی سے بھی زیادہ ہے) لوقا (15 / 1 ـ 31) .

اور پھر اللہ تعالی نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ توبہ کي قبولیت کا وعدہ کر رکھا ہے:

(لھذا جب ایك شریر شخص اپنی کی ہوئی غلطیوں اور خطاؤں سے باز آجاتا اور رجوع کر لیتا اور میرے سارے فرائض پر عمل کرنا شروع کردیتا ہے اور حق اور عدل انصاف کرتا ہے تو وہ زندہ رہتا ہے مرتا نہیں، اس نے جو غلطیاں اور معصیت کی ہوتی ہیں وہ اس پر ذکر نہیں کی جاتیں، اس نے جو نیکیاں کي ہوتی ہیں وہ زندہ رہتی ہیں) حزقیال (18 / 21 ـ 23) اور دیکھیں: اشیا (55 / 7) .

بغیر توبہ اور اعمال صالحہ کیے نسب پر ہی بھروسہ کرنا فساد اور ہلاکت کی ایك قسم ہے ؛ کیونکہ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " جس کے عمل نے اسے پیچھے رکھا اسے اس کا نسب تیز نہیں چلا سکتا" دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (2699) .

اور یوحنا معدان (یحي علیہ السلام) نے بھی تمہیں یہی سکھایا:

(اے سانپوں کی اولاد تمہیں آنے والے غضب سے بھاگنا کس نے سکھایا، تم ایسا پھل دو جو تمہاری توبہ پر دلیل بن سکے، اور تم اپنے آپ کو یہ نہ کہو کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کي اولاد ہیں، میں تمہیں کہتا ہوں: بلاشبہ اللہ تعالی اس پر قادر ہے کہ وہ ان پتھروں سے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کردے؛ یہ درختوں کے تنوں پر کلہاڑا ہے، لھذا جس درخت کا بھی تنا کاٹ کر آگ میں پھینك دیا جائے وہ پھل نہیں دیتا) متی (3 / 7 – 11) .

بلاشبہ اور یقینا توبہ کرنے والے کے گناہوں کا بخشنا تو اللہ جل جلالہ رحم کرنے والے بر الرحیم کے ہي شایان شان ہے نہ کہ ذبح اور صلیب اور خون بہانے کے لائق کتاب مقدس تو یہی کہتی ہے:

(میں تو رحمت چاہتا ہوں نہ کہ ذبیحہ، کیونکہ میں اس لیے نہیں آیا کہ نیك لوگوں کو دعوت دوں بلکہ اس لیے آیا ہوں کہ خطا کاروں کو توبہ کی دعوت دوں) انجیل متی (9 / 13) .

اور اسی لیے پولس کہتا ہے کہ:

(ان کے لیے خوشخبری جن کے گناہ بخش دیے گئے اور ان کي غلطیوں پر پردہ ڈال دیا گیا، اس شخص کے لیے خوشخبری ہے رب جس کي غلطیاں شمار نہ کرے) رومیة (4 / 7 – 8) .

ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اگر اللہ تعالی اپنے بعض بندوں ان کي خطاؤں اور غلطیوں کي توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیں تو یہ ان پر کوئي زیادہ نہیں، اور نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالی کي رحمت اور نیکی کے منافی ہے، بلکہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالی کو عیاں اور واضح طور پر دیکھنے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالی نے انہیں اس کا حکم دیا تھا، لیکن اس وقت کوئي کسي دوسرے کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ آدمی اپنے گناہوں کی پاداش میں قتل ہو گا نہ کہ کسی دوسرے کے گناہوں کی پاداش میں، اور یہ اس بوجھ اور طوق میں سے تھا جو اللہ تعالی نے اس مرحوم امت سے دور کیا .

اور موروثی گناہ کے نظریہ کو باطل کرنے کے لیے وہ نصوص بھی ہیں جن میں اس کا بیان ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کا مسئول ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا :

جس نے بھی اعمال صالحہ کیے وہ اس کے نفس کے لیے ہیں اور جس نے کوئي برائي کي اس کا وبال بھی اسی کے اوپر ہے، اور تیرا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا فصلت (46) .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

ہر نفس اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے المدثر (38).

اور اسی طرح تمہاری کتاب مقدس میں بھی ہے کہ:

(تم کسی پر ظلم نہ کرو تا کہ تم پر بھی ظلم نہ کیا جائے، کیونکہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، اور جیسا تولو گے ویسا ہی تمہارے لیے تولا جائے گا) متی (7 / 1 ـ 2).

(کیونکہ انسان اپنے باپ كي بزرگی میں فرشتوں کے ساتھ آئے گا اور اس وقت ہر ايك کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا) متی (16 / 27) .

اور مسیح علیہ السلام نے اعمال صالحہ اور نیکی كي اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اپنے شاگرد کو کہا:

(ہر وہ شخص جو مجھے یارب یارب کہتا ہے وہ آسمان میں داخل ہونے والا نہیں ، بلکہ جو میرے باپ جو آسمان میں ہے کے ارادہ پر عمل کرے، بہت لوگ اس دن مجھے کہیں گے، یارب یارب، کیا ہم نے تیرے نام کے بیٹے نہیں بنے، اور تیرے نام سے شیطانوں کو نکالا، اور تیرے نام سے ہم نے بہت سی قوتیں بنائیں، تو اس وقت میں انہیں وضاحت کے ساتھ کہوں گا: میں تو تمہیں قطعا جانتا بھی نہیں، اے معصیت و نافرمانی کرنے والو مجھ سے دور ہو جاؤ) متی (7 / 20- 21) .

اور اس جیسا ہی قول ہے:

(انسان کا بیٹا اپنے فرشتوں کو بھیجے گا تو وہ اس کے آسمان میں سب پائے جانے والے سب جھوٹوں اور گناہ کرنے والوں کو جمع کر کے آگ کی گہرائی میں پھنك دینگے) متی (13 / 41-42).

تو اس فداء اورخلاصی کے متعلق تو اس نے انہیں كوئي بیان نہیں کیا جس کے ساتھ وہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں.

اور روز قیامت تو صرف اعمال صالحہ کرنے والے لوگ ہی کامیاب ہونگے اور نجات حاصل کرینگے، جبکہ برائی کرنے والوں کو جہنم كي طرف ہانکا جائے گا اور مسیح علیہ السلام انہیں كوئي چھٹکارا اور خلاصی نہیں دلائیں گے نہ ہی كوئي اور:

(ايك ایسا گھڑی آئے گی جس میں سب قبروں والے اس كي آواز سنیں گے لھذا جنہوں نے اعمال صالحہ کیے ہونگے وہ قیامت کی زندگی کی جانب اور جنہوں نے گناہ کیے ہونگے وہ ذلت و اہانت كي جانب اٹھ کھڑے ہونگے) یوحنا (5 / 28 ـ 29).

(جب انسان کا بیٹا اس كي بزرگی اور سب فرشتوں کے ساتھ آئے گا اور پاکباز لوگ اس کے ساتھ ہونگے تو وہ اپنی بزرگی والی کرسی پر بیٹھے گا اور پھر بائیں طرف والے لوگوں سے بھی کہے گا: اے لعنتیو جاؤ ہمیشہ کے لیے اس

آگ كي طرف چلے جاؤ جو شيطان اور اس كے حواريوں كے ليے تيار كى گئى ہے) متى (25 / 31 ـ 42) .

اور مسيح ان سے كہيں گے: (اے سانپوں ازدہوں كي اولاد تم جہنم كي ذلت سے كيسے بھاگو گے) متى (23 / 33) .

اور اڈولف ہرنگ كا ملاحظہ ہے كہ شاگردوں كے رسائل خلاصى اور چھٹكارا كے عقيدہ سے خالى ہيں بلكہ اس نے تو خلاصى اور چھٹكارا اعمال كے ساتھ قرار ديا ہے كہ اعمال ہونگے تو خلاصى ہوگى جيسا كہ رسالہ يعقوب ميں ہے:

(ميرے بھائيو! اگر كوئى يہ كہے كہ: اس كا ايمان تو ہے ليكن اس كے اعمال نہ ہوں تو كيا اس كا ايمان اسے خلاصى اور چھٹكارا دلانے پر قادر ہے؟ اگر اعمال نہ ہوں تو ايمان بھى ذاتى طور پر مردہ ہے.. ايمان اعمال كے بغير ميت اور مردہ ہے) يعقوب (2 / 14 ـ 20) اور (1 / 22 ـ 27)

اور پٹرس كہتا ہے: (ميرے خيال ميں اللہ تعالى حقيقت ميں كسى كو بھى كسى ايك پر فضيلت نہيں ديتا، لھذا جو كوئى بھى اس سے ڈرے چاہيے وہ كسى بھى امت سے تعلق ركھتا ہو اور بھلائى اور خير كے كام كيے وہ اس كے ہاں مقبول ہے) اعمال الرسل (10 / 34 ـ 35).

مسيح عليہ السلام اور ان كے حواريوں كے اقوال ميں اس طرح كے اقوال بہت زيادہ ہيں.

اور سچ فرمايا ہے اللہ تعالى و عظيم نے:

اے لوگو! بلا شبہ ہم نے تمہيں نے ايك ہى مرد وعورت سے پيدا كيا ہے اور تمہارے كنبے اور قبيلے اس ليے بنا ديے كہ تم ايك دوسرے كو پہچانو، يقينا تم ميں سے اللہ تعالى كے ہاں سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زيادہ ڈرنے والا ہو، يقين جانو كہ اللہ تعالى دانا اور باخبر ہے الحجرات (13)

تعجب اس پر ہے كہ وہ پولس جس نے خود ناموس كي مخالفت كا اعلان كيا اور اعمال كے بے فائدہ ہونے كا اعلان كيا اور كہا كہ خلاصى اور چھٹكارا تو ايمان كے ساتھ ہو گا، اس نے ہى ذاتى طور پر اعمال صالحہ كي اہميت كو دوسرے مواقع پر اجاگر كيا ہے اس كا كہنا ہے:

(انسان جو كچھ كاشت كرتا ہے وہى كچھ كاٹے گا ... لھذا اعمال خير كرنے ميں سستى اور كاہلى سے كام نہ لے كيونكہ ہم اسے اس كے وقت ميں كاٹيں گے) غلاطية (6 / 7) .

اور اس كا يہ بھى كہنا ہے:

(ہر كوئي اپنے كام كے مطابق ہى اجرت حاصل كرے گا) كونثوس (1) 3 / 8) .

اس موضوع کے متعلق تفصیل دیکھنے کے لیے دیکھیں ڈاکٹر منذر السقار کي کتاب " هل افتدانا المیسح علی الصلیب .

اور اسی طرح، لھذا آپ کے سامنے اس تناقض کا کوئی حیلہ نہیں سوائے اس کے اپنی عقل اور سمجھ کو ختم کردو، اور اپنے آپ کو جھوٹی خواہشات کی بیماری لگا لو، جس طرح عقیدہ تثلیث اور توحید میں کیا گیا ہے، اور آپ کو اسی کي نصیحت G R سٹوٹ نے اپنی کتاب " المسیحیۃ الاصلیۃ " میں کرتے ہوئے کہا ہے:

(میں اس موضوع کو اس صریح اعتراف سے قبل شروع کرنے کي جسارت نہیں کرتا کہ اس کا بہت زیادہ حصہ تو مخفی اور پوشیدہ ہی رہے گا... اور تعجب کي بات ہے کہ ہماری کمزورسی عقلیں اس کا ادراك کیوں نہیں کرسکتیں، ایك دن ایسا ضرور آئے گا جس میں حجاب اتار دیا جائے گا اور سب کچھ حل ہو جائے گا اور مسیح کو اس طرح دیکھو کے جس طرح وہ تھا !!

تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالی مسیح میں حلول کر گیا ہو، اس دوران کے مسیح ہماری وجہ سے غلطی کرے، یہ ایسی بات ہے جس کا میں جواب نہیں دے سکتا، لیکن اس کي اس نے یہ دونوں حقیقتیں ایك دوسرے کے ساتھ رکھی ہیں، اور میں اس فکر کو مکمل تسلیم کرتا ہوں جس طرح یہ قبول کیا ہے کہ یسوع ناصری وہ انسان اور الہ ایك ہی شخص میں ہے... اور اگرچہ ہم اس تناقض کو حل نہیں کر سکتے، یا اس راز کے رموز کو کھول نہیں سکتے، تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم اس حق کو اسی طرح قبول کریں جس طرح مسیح اور اس کے شاگردوں نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ہمارے خطاؤں کو بھی اپنے ذمہ لے لیا ہے) دیکھیں: المسیحیۃ الاصلیۃ صفحہ نمبر (110 ـ 121) یہ سعود الخلف کي کتاب " الیہودیۃ و النصرانیۃ " سے نقل کیا گیا دیکھیں صفحہ نمبر (238) .

جی ہاں ہم اور تم بھی عنقریب مسیح علیہ السلام کو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح وہ تھے؛ وہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ایك مقرب بندہ اور اس کے بھیجھے ہوئے انبیاء میں سے ہیں، اور اس دن جب حجاب اتر جائیں گے مسیح علیہ ہر اس شخص سے برات کا اظہار کریں گے جس نے بھی انہیں اللہ تعالی کے علاوہ الہ اور معبود بنا رکھا تھا، یا پھر ان کي طرف ایسی بات منسوب کي جو انہوں نے نہیں کہی تاکہ وہ اس وقت یہ جان لے کہ وہاں کو ئی بھید ہے اور نہ ہی پہیلی:

فرمان باری تعالی ہے:

{اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالی فرمائے گا کہ اے عیسی بن مریم ! کیا تو نے ان لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ تعالی کے علاوہ معبود اور الہ بنا لو! عیسی علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں ، مجھ کو کسی بھی طرح یہ زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئي حق نہیں، اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو اس کا علم ہو گا، تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا، تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے.

میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالی کي بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، میں ان پر اس وقت تك گواہ رہا جب تك میں ان میں رہا، اور پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا، اور تو ہر چیز پر پوری خبر رکھتا ہے.

اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے.

اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا اور ان کو باغات ملیں گے جن کے نیچے سے نہریں جاریں ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے، اللہ تعالی ان سے راضی اور وہ اللہ تعالی سے راضی اور خوش ہیں ، یہ بڑی کامیابی ہے.

اللہ تعالی ہی کي سلطنت آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے} المائدۃ (116 ـ 120)

تو کیا وقت ختم ہو جانے سے قبل کوئی سوچ بچار اور تدبر ہے؟ اور کیا سیدھے اور صحیح کلمہ کي طرف رجوع کرسکتے ہو؟ اس وقت سے قبل جس میں نہ تو کوئي حجاب ہو گا اور نہ کوئي ہیر پھیر:

فرمان باری تعالی ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسی انصاف والی بات کي طرف آؤ جو ہم اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریك بنائیں، نہ تو اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ہی ایك دوسرے کو رب بنائیں، پس اگر وہ اعراض کرلیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں آل عمران (64).

واللہ اعلم .